سوال

عورت شوہر کی بجائے اپنی ماں کی بات مانتی ہے جس سے شوہر کی ازدواجی زندگی میں مسائل پیدا ہوتے ہیں، اس عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنے شوہر کی بات نہیں مانتی اور اکثر اس کی مخالفت کرتی ہے۔ مثال کے طور پر بیوی کی ماں اور بھائیوں کی مداخلت کی وجہ سے، دونوں خاندانوں میں زبردست لڑائی ہوئی اور شوہر اور بیوی طلاق کے دہانے پر پہنچ گئے۔ وہ اپنی والدہ اور دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتی ہے، جہاں اس کے شوہر نے اسے واضح طور پر منع کیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ بات چیت نہ کرے، کیوں کہ بیوی کی ماں اور بھائی ہمیشہ ان کی ازدواجی زندگی میں پریشانی پیدا کرتے ہیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی پر خاوند کی اطاعت فرض ہے حتی کہ اس کے لیے اپنے والدین سے بھی زیادہ خاوند کی اطاعت کرنا ضروری ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ (صحیح البخاری، النکاح: 5195)

کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے اور وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو (آنے کی) اجازت بھی نہ دے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔ (صحیح الجامع: 660)

جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: تم جنت کے جس دروازے سے بھی چاہو، داخل ہو جاؤ۔

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاذ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں جب شام گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنے پادریوں اور بشپ کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ ہمیں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہیے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔ (سنن ابن ماجہ، النکاح: 1853) (صحیح)

تم ایسا مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کر دے، اگر خاوند اسے بلائے اور بیوی پالان پر ہو تو بھی اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

اگر عورت اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی ہے تو بھی خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں جائے گی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اپنے والدین کے گھر جانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور عرض کیا:

أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟۔ (صحیح البخاري، المغازی: 4141)، صحیح مسلم، التوبۃ: 2770)

کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟

لیکن خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کو اس کے والدین اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت دے اور منع نہ کرے، کیونکہ بیوی کو اپنے والدین اور محرم رشتہ داروں سے ملنے سے روکنے میں قطع تعلقی ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ خاوند کے روکنے کی وجہ سے اس کی مخالفت کرنا شروع کر دے اور خاوند کی بات ہی نہ مانے۔

جب عورت کو اس کے والدین سے ملنے کی اجازت دی جائے گی اور وہ اپنے دوسرے محرم رشتہ داروں کو بھی ملنے جاسکے گی تو اسے خوشی حاصل ہوگی، اس کے خیالات اچھے ہونگے، اس

کی اولاد بھی خوش ہوگی اوراس سب کا فائدہ خاونداورخاندان کو ہوگا۔

لیکن اگران سے ملنے میں یقینی نقصان اور ضرر رہوتا ہو تو پھر رو کا جا سکتا ہے، لیکن بالکل قطع تعلقی نہیں کی جائے گی، سلام اور حال چال وغیرہ کے بارے میں بات چیت کی اجازت دی جائے گی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ۔ (صحیح الجامع :2838)

کہ تم صلہ رحمی کرو اگرچہ صرف السلام علیکم ہی کہو۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03. فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ